سیاسی معاہدہ ہی اسلام کا راستہ چھوڑ دینے کی شرط پر ہوا ہو اور وہ اس معاہدہ کو بہرحال پورا کرنے کی پالیسی پر گامزن ہوں۔

ان حالات میں اگر ایک آدھ کے سوا ملک کی باقی مذہبی سیاسی جماعتیں ۹۳ء کے انتخابات میں اپنا وزن میاں نواز شریف کے پلڑے میں نہیں ڈال سکیں تو اس میں قصور مذہبی جماعتوں کا نہیں، خود میاں محمد نواز شریف اور ان کے سیاسی رفقا کا ہے، جنہوں نے اپنے طرز عمل اور پالیسیوں کے ساتھ مذہبی جماعتوں کے لیے نواز لیگ کی حمایت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔

ہاں، مذہبی جماعتوں کا یہ قصور ہم کھلے دل کے ساتھ مانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جداگانہ سیاسی حکمت عملی وضع کرنے میں "سیاسی بصیرت" کا مظاہرہ نہیں کیا۔ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بعد دینی جماعتوں کے قائدین کے نام مفصل عریضہ، الشریعہ کے صفحات اور قائدین کے ساتھ ملاقاتوں کی صورت میں ہم نے ان سے گزارش کی تھی کہ دینی جماعتیں قیادت کی ترجیحات و مفادات سے بالا تر ہو کر متحدہ محاذ قائم کریں اور مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کی فتح و شکست سے بے نیاز ہو کر دینی سیاست کا جداگانہ تشخص قائم کرنے کی کوشش کریں، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور الگ الگ محاذ قائم کر کے بہت سی سیٹیں ضائع کر دیں۔ ہمیں اب بھی اپنے اسی تجزیہ پر یقین ہے کہ اگر الگ الگ محاذ قائم کرنے کے بجائے دینی جماعتیں متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم سے انتخابات میں حصہ لیتیں تو قومی اسمبلی میں طاقت کا توازن ان کے ہاتھ میں ہوتا۔ وہ عورت کی حکمرانی کا راستہ روکنے کے علاوہ اور بھی دینی مفادات حاصل کر سکتی تھیں، لیکن دینی جماعتوں کے قائدین کے شخصی ٹکراؤ اور گروہی ترجیحات نے ایسا نہ ہونے دیا اور اس کے نتیجہ میں عورت کی حکمرانی کا داغ ایک بار پھر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پیشانی پر لگ گیا۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

بہرحال اب جو ہونا تھا ہوچکا ہے اور نواز لیگ اور مذہبی حلقے اپنے اپنے کیے کی سزا بھگت چکے ہے۔ اب ملک میں نئی سیاسی صف بندی ہوگی اور بین الاقوامی سیاسی عوامل کا دائرہ اثر دن